رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd No. L 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — لاہور

تار کا پتہ: الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳، سہ ماہی ۷، ماہوار ۲½

یوم جمعۃ المبارک

۲۲ ربیع الثانی ۱۳۷۲ ہجری — فی پرچہ ۱/

جلد ۴۲/۷ | ۹ صلح ۱۳۳۲ ہش | ۹ جنوری ۱۹۵۳ء | نمبر ۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ جنوری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی عام صحت اچھی ہے۔ ہاتھ پر جو چوٹ آئی تھی اس کی تکلیف ابھی باقی ہے احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرماتے رہیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آج کل بہت بیمار ہیں اور کمزور بھی بہت ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

جب تک کشمیر اور فلسطین کے سوال طے نہ ہو جائیں ایشیائی ملکوں کے درمیان حقیقی تعاون ممکن نہیں ہے

وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین سے ولندیزی اخبار نویس کی ملاقات

ہیگ ۸ جنوری۔ وزیر اعظم پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین نے کہا ہے کہ جب تک کشمیر کے متعلق ہندوستان و پاکستان کا جھگڑا اور فلسطین کے متعلق عرب ملکوں اور اسرائیل کا باہمی تنازعہ طے نہیں ہوتا۔ اس وقت تک ایشیائی ملکوں کے درمیان پورے پورے تعاون کی صحیح اور منصفانہ بنیاد نہیں پڑ سکتی۔ ہالینڈ کے اخبار نے وزیر اعظم پاکستان کے ساتھ اپنے نمائندے کی ملاقات کا حال شائع کیا ہے جس میں ایشیائی ملکوں کے درمیان حقیقی تعاون کے متعلق ان خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ الحاج خواجہ ناظم الدین نے کہا ہے کہ کشمیر کے متعلق جن تمام باتوں پر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان اختلاف ہے پاکستان انہیں غیر جانبدار ثالث کے سپرد کرنے کو تیار ہے۔ لیکن ہندوستان اس سے انکار کرتا آرہا ہے اسی طرح دونوں ملکوں کے درمیان ایک اور جھگڑا بھی ہے جو نہری پانی کی تقسیم سے تعلق رکھتا ہے۔ پنجاب کی تقسیم کے وقت صوبے کا آبپاشی کا نظام بھی تقسیم ہو گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض نہروں کے ہیڈ ورکس ہندوستانی علاقے میں آگئے۔ اس وقت سے ہندوستان بین الاقوامی قوانین اور رواج کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ان نہروں کے پانی کو اپنی نئی سکیموں میں استعمال کرنے کے منصوبے باندھ رہا ہے جس کی وجہ سے سارے مغربی پاکستان کی زراعت کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ اس بارے میں بھی پاکستان کی یہی کوشش رہی ہے کہ ہندوستان کسی غیر جانبدار ملک کی ثالثی منظور کرے یا پھر اس قضیہ کو بین الاقوامی عدالت میں پیش کر دیا جائے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس بارے میں بھی ہندوستان کا رویہ وہی ہے جو اس نے کشمیر کے بارے میں اختیار کر رکھا ہے۔ الحاج خواجہ ناظم الدین نے دو ہمسایہ ملکوں میں تعاون کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے مزید کہا ہے پاکستان کئی مرتبہ اپنے عمل سے ثابت کر چکا ہے کہ وہ ہندوستان کے ساتھ ویسے ہی تعلقات رکھنا چاہتا ہے جو دو ہمسایہ ملکوں میں ہونے چاہئیں۔ لیکن ہندوستان کی طرف سے ایسے جذبہ کا عملاً اب تک کوئی اظہار نہیں ہوا ہے۔

کراچی میں طلباء کے شدید مظاہروں کے بعد دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی

مشتعل ہجوم پر پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ آٹھ افراد ہلاک اور پچاس کے قریب زخمی ہوئے

کراچی ۸ جنوری۔ آج کراچی میں طلباء اور بعض دوسرے لوگوں نے شدید مظاہرے کئے جس کے بعد تیسرے پہر شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔ طلباء نے آج پھر حکم امتناعی کے باوجود جلوس نکالا جس میں بعض دوسرے لوگ بھی شامل ہو گئے۔ پولیس نے مزاحمت کی۔ اس پر مظاہرین نے پتھر پھینکے۔ اشک آور گیس بھی استعمال کی گئی لیکن وہ کارگر ثابت نہ ہوئی۔ بالآخر پولیس نے دس منٹ کے اندر اندر منتشر ہونے کا نوٹس دینے کے بعد گولی چلائی۔ سات یا آٹھ آدمی ہلاک اور پچاس کے قریب زخمی ہوئے۔ اب حالت پوری طرح قابو میں ہے متاثرہ علاقے میں فوجی دستے گشت کر رہے ہیں۔ پولیس اب تک چالیس مظاہرین کو گرفتار کر چکی ہے۔ مظاہرین نے پتھر پھینکنے کے علاوہ وزیر داخلہ جناب مشتاق احمد گورمانی کی کار بھی جلا دی۔

کراچی کے سکول اور کالج تین دن کے لئے بند کر دیئے گئے ہیں۔ آج سندھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اے۔ بی۔ اے حلیم کے مکان پر پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر صاحبان کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں تین دن تک تمام تعلیمی ادارے بند رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ انہوں نے طلباء کے والدین اور سرپرستوں سے اپیل کی ہے کہ وہ طلباء کو گھروں پر ہی رکھیں تا کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔ مظاہروں میں جو طلباء زخمی ہوئے ہیں وائس چانسلر اور پرنسپل صاحبان نے ان کے والدین سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

مخفل میں ایک وسیع ہسپتال کی تعمیر

لاہور ۸ جنوری۔ حکومت پنجاب نے مخفل کے علاقے میں قائد آباد کے مقام پر ایک بڑا ہسپتال تعمیر کرنے کی سکیم منظور کر لی ہے۔ ہسپتال کی تعمیر عنقریب شروع ہو جائے گی جس پر قریباً سات لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ مخفل میں کئی چھوٹے ہسپتال اور طبی امداد کے مرکز قائم کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔

عرب ممالک کو ہتھیار نہ بھیجے جائیں

حکومت برطانیہ سے اسرائیل کا مطالبہ

بیت المقدس ۸ جنوری۔ نامہ نگار مملکت اسرائیل نے برطانیہ سے کہا ہے کہ وہ عرب ممالک کو ہتھیار فراہم کرنے کے فیصلہ پر پھر نظر ثانی کرے۔ حکومت برطانیہ کے نام ایک مراسلہ میں حکومت اسرائیل نے کہا ہے کہ عرب ملکوں کو اس وقت تک ہتھیار نہ بھیجے جائیں جب تک وہ اسرائیل کے ساتھ بات چیت پر آمادہ نہ ہو جائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"دراصل حقیقت یہ ہے کہ سب نبیوں سے افضل وہ نبی ہے کہ جو دنیا کا مربیٔ اعظم ہے یعنی وہ شخص کہ جس کے ہاتھ سے فساد اعظم دنیا کا اصلاح پذیر ہوا جس نے توحید گم گشتہ اور ناپدید شدہ کو پھر زمین پر قائم کیا جس نے تمام مذاہب باطلہ کو حجت اور دلیل سے مغلوب کر کے ہر ایک گمراہ کے شبہات مٹائے جس نے ہر ایک ملحد کے وسواس دور کئے اور سچا سامان نجات کا ..... اصول حقہ کی تعلیم سے از سر نو عطا فرمایا۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم حاشیہ)

مہر کے خاص اختیارات میں ایک سال کی توسیع کی جائے

ڈاکٹر مصدق کی ایرانی مجلس سے درخواست

تہران ۸ جنوری۔ ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق نے ایرانی مجلس سے کہا ہے کہ مجھے جو خاص اختیارات دیئے گئے تھے ان میں ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔ اس غرض کے پیش نظر آج صبح مجلس میں ایک بل بھی پیش کیا گیا۔ لیکن بعض ممبران اس کے خلاف آواز اٹھائی جس کی وجہ سے اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔ اگر بل کو ایک سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

مسٹر چرچل واشنگٹن جا رہے ہیں

واشنگٹن ۸ جنوری۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر چرچل صدر ٹرومین سے ملنے آج واشنگٹن جا رہے ہیں۔ وہ وہاں سیکرٹری آف سٹیٹ ڈین ایچی سن سے بھی ملاقات کریں گے۔ اس سے پہلے امریکی صدر جنرل آئزن ہاور تیسری بار مسٹر چرچل سے ملنے آئے دونوں مدبرین میں دو گھنٹہ تک ملاقات جاری رہی۔

مسٹر گورمانی لاہور آرہے ہیں

لاہور ۸ جنوری۔ وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی اس مہینے کی بارہ تاریخ کو کراچی سے لاہور آرہے ہیں۔ لاہور میں وہ پنجاب مسلم لیگ کے اس اجلاس میں شرکت کریں گے جو بنیادی حقوق کی رپورٹ پر غور کرنے کیلئے طلب کیا جا رہا ہے۔

وفد کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

لاہور ۸ جنوری۔ مشرقی بنگال مسلم لیگ کا جو وفد آجکل پنجاب آیا ہوا ہے۔ پنجاب مسلم لیگ کی طرف سے اس کے اعزاز میں آج شام ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔

(ف) یہ وفد جو بارہ افراد پر مشتمل ہے مغربی پاکستان کا دورہ کر رہا ہے۔ وفد کل لاہور سے پشاور روانہ ہو جائے گا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

اپنے منافع فصل کی آمد سالانہ ترقی
اور
مختلف خوشی کی تقاریب پر خدا تعالیٰ کے حصہ کو یاد رکھیں

احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مندرجہ ذیل طریق سے اس بابرکت تحریک میں حصہ لیں

(۱) ملازمین احباب کو ہر سال جو پہلی سالانہ ترقی ملے۔ وہ مساجد کی تعمیر کے لئے دی جائے۔ اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو۔ تو پہلی تنخواہ ملنے پر اس کا دسواں حصہ مساجد فنڈ کے لئے دیا جائے۔

(۲) زمیندار احباب۔ جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو۔ وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور جن کے پاس اس سے زائد زمین ہو وہ دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے مساجد فنڈ میں چندہ دیں۔

(۳) مزارع۔ جن کے پاس دس ایکڑ سے کم مزارعت ہو۔ وہ دو پیسہ فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقم ادا کریں۔

(۴) بڑے تاجران۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی، کمپنیوں والے کارخانوں والے وغیرہ وغیرہ ہر مہینے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں ادا فرمائیں۔
چھوٹے تاجران۔ ہر ہفتے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں دیں۔

(۵) مستری، لوہار، مزدور دوست ہر مہینہ کے پہلے دن کی مزدوری کا یا کوئی اور دن مقرر کرکے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۶) وکلاء۔ ڈاکٹر، پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد معین کریں۔ اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو۔ اس کا دسواں حصہ وہ مساجد فنڈ میں ادا کر دیا کریں علاوہ سالانہ آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ دینے کے وہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینے یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۷) کنٹریکٹر صاحبان ایک سال کے ٹھیکوں کا جو مجموعی منافعہ ہو اس میں سے ایک فی صدی ادا فرمائیں۔

(۸) مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر۔ شادی پر۔ بیٹے کی پیدائش پر مکان کی تعمیر پر یا امتحان پاس ہونے پر کچھ نہ کچھ رقم ضرور دی جائے۔

نوٹ:۔ تمام رقوم محاسب صاحب کو اس ہدایت کے ساتھ بھیجی جائیں کہ مساجد بیرون کی مد میں جمع ہوں (وکیل المال تحریک جدید)

ملازمت کے متلاشی احباب کے لئے

اسسٹنٹ انسپکٹر پولیس کی اسامی کی تقرری کے خواہشمند امیدواران جن کی سکونت ضلع لاہور، سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ اور شیخوپورہ ہو اپنی درخواستیں ۲۰ جنوری ۱۹۵۳ء تک بخدمت ایس این اسلم صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ۸۳ پولیس لائن لاہور رینج لاہور ارسال کریں۔ شرائط حسب ذیل ہیں۔

(۱) ۱۸ سے ۲۵ سال عمر

(۲) قد پانچ فٹ سات انچ۔ چھاتی ۳۳ انچ پھلاؤ ۱½ انچ

(۳) تعلیم ایف۔ اے پاس۔ بصورت جنگی خدمات میٹرک پاس

تنخواہ ۷۵-۵-۱۰۰-۵-۱۲۰ نیز ۲۵ روپے الاؤنس سوادی اور گرانی الاؤنس حسب قواعد وردی کوارٹر مفت

درخواستیں دفتر روزگار سے کارڈ حاصل کرکے ارسال ہوں (بحوالہ اخبار سول مورخہ ۶/۱/۵۳)

(ناظر تعلیم و تربیت)

پروگرام دورہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بسلسلہ نشر و اشاعت مندرجہ ذیل جماعتوں میں بھجوایا جا رہا ہے۔ ان جماعتوں کے عہدہ داران اور جملہ احباب سے درخواست ہے کہ وہ گیانی صاحب موصوف سے ہر طرح تعاون کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔ نیز تبلیغی لحاظ سے بھی گیانی صاحب سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش فرمائیں ممنون ہونگا۔

تاریخ	مقام	تاریخ	مقام
۱۱ جنوری	ڈسکہ	۲۹ جنوری	واہ
۱۲ "	سمبڑیال	۳۰ "	ٹیکسلا
۱۳-۱۴ جنوری	سیالکوٹ شہر	۳۱ جنوری یکم و ۲ فروری	کیمبل پور
۱۵-۱۶ "	" چھاؤنی	۳ فروری	نوشہرہ
۱۷-۱۸ "	وزیر آباد	۴ "	رسالپور
۲۰ جنوری	کھاریاں	۵-۶ "	مردان
۲۱-۲۲ جنوری	جہلم	۷ "	چارسدہ
۲۳ تا ۲۷ "	راولپنڈی	۸ تا ۱۵ فروری	پشاور و گردو نواح
۲۸ جنوری	چک لالہ		

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تعلیم و تربیت

قرآن مجید میں ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کا اللہ تعالیٰ نے بار بار ذکر فرمایا ہے۔ کیونکہ ایمان بمنزلہ بیج ہے۔ اور اعمال صالحہ اس کی ترقی اور نشوونما کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ تا ایمان کا بیج ایک تناور درخت بن کر شیریں پھل پیدا کرے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوکر اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرکے ہم نے اپنے اندر ایک اہم تبدیلی پیدا کرنی ہے۔ وہ یہ کہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے ایمان کی سلامتی اور پختگی اور نشوونما کے لئے اعمال صالحہ بجا لائیں۔ اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی تلقین کریں۔ اور کرتے رہیں۔ اور کبھی نہ تھکیں۔ کیونکہ یہی وہ چیز ہے۔ جو اس زمانے میں مفقود ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اے حق کے طالبو اور اسلام کے سچے محبو آپ لوگوں پر واضح ہے کہ یہ زمانہ جس میں ہم لوگ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ ایک ایسا تاریک زمانہ ہے کہ کیا ایمانی اور کیا عملی جس قدر امور ہیں سب میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے۔ اور ایک تیز آندھی ضلالت اور گمراہی کی ہر طرف سے چل رہی ہے۔ وہ چیز جس کو ایمان کہتے ہیں۔ اس کی جگہ چند لفظوں نے لی ہے۔ جن کا محض زبان سے اقرار کیا جاتا ہے۔ اور وہ امور جن کا نام اعمال صالحہ ہے۔ ان کا مصداق چند رسوم یا اسراف اور ریاکاری کے کام سمجھے گئے ہیں۔ اور جو حقیقی نیکی ہے۔ اس سے بکلی بے خبری ہے۔" (فتح اسلام)

احباب جماعت رسوم و اسراف و ریاکاری کی راہوں سے بکلی احتراز کرتے ہوئے حقیقی نیکی میں اپنی اولاد کی تربیت کرنے کی طرف توجہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی بار آور کرے۔ ناظر تعلیم و تربیت

جملہ سیکرٹریان تبلیغ مہربانی کرکے ماہ دسمبر کی تبلیغی رپورٹیں جلد ارسال فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے۔

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۹ جنوری ۱۹۵۳ء

تیسری طاقت

آج دنیا میں دو لادینی نظام سرمایہ داری اور اشتراکیت ایک دوسرے پر فوقیت لے جانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ مغربی اقوام کے سامنے اب بین الاقوامی تنازعات ان دو نظریوں سے کوئی علیحدہ ہستی نہیں رکھتے۔ اور وہ جو کچھ بھی سوچتے ہیں انہی دو نظریوں کے پیش نظر سوچتے ہیں چنانچہ ایک امریکی مسٹر اوایڈ سنڈ نے جریدہ "ایسٹرن ورلڈ" میں ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں آپ نے بیان کیا ہے کہ "ماوزے تنگ" چینی اشتراکی ڈکٹیٹر کا یہ نظریہ ہے کہ

"ہر ملک کو یا تو سامراج کی طرف جھکنا پڑیگا یا بین الاقوامی اشتراکیت سے ملنا پڑے گا۔ غیر جانبداری محض ایک فریب ہے۔ کسی ایشیائی ملک کو اس سے زیادہ عرصہ "تیسری طاقت" کا نظریہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی جب تک کہ اشتراکی اپنی قوتوں کو منظم کرکے بروئے کار نہ لا سکیں۔"

بات واضح ہے جہاں تک دنیاوی قوت کا تعلق ہے آج یا تو امریکہ کے پاس ہے اور یا اشتراکی روس کے پاس۔ ایشیائی ممالک دنیاوی طاقت کے لحاظ سے ان دونوں میں سے کسی کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ آج دنیا میں جو کشمکش نظر آتی ہے۔ وہ ان ہی کی باہمی آویزش کا نتیجہ ہے۔ دونوں اپنی کامیابی کے لئے دوسری اقوام کو اپنے حلقۂ اثر میں رکھنا چاہتے ہیں۔

یہ خیال بارہا مسلمانوں کی طرف سے ظاہر کیا گیا ہے کہ ان دونوں انتہائی نظریوں کے علاوہ اسلام کا ایک تیسرا معتدل نظریہ بھی موجود ہے۔ ہماری رائے میں یہ بات درست ہے۔ مگر جہاں تک دنیاوی طاقت کا سوال ہے اسلامی ممالک صفر کے برابر ہیں۔

مگر

سوال ہے کہ اسلامی ممالک بھی چکی کے ان دو پاٹوں میں پس جائیں گے یا ان کے بچاؤ کی کوئی صورت ہے۔ بے شک مادی قوت بڑی چیز ہے۔ اور بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ماوزے تنگ کا نظریہ درست ہے۔ مگر ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر اسلامی ممالک میں وہ روحانی قوت پیدا ہو جائے۔ جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تو تاریخ بھی مفتوح ہوسکتا ہے۔ اس وقت اسلامی ممالک کو اگر بچا سکتی ہے۔ تو یہی چیز بچا سکتی ہے۔ کہ مسلمان علماء قرآن کریم لے کر ساری دنیا میں پھیل جائیں۔ ؎

کون ہوتا ہے حریف مے مرد افگن عشق

نیشنل کانفرنس اور پرجا پریشد

جموں کی خبر ہے کہ ریاست جموں و کشمیر میں چنیر، جموں، ادھم پور، ڈوڈا، بٹوٹ، رام بن، ریاسی اور کئی دوسرے قصبوں کی نیشنل کانفرنس کے تمام ممتاز ہندو ارکان پرجا پریشد میں شامل ہوگئے ہیں۔ غیر جانبدار لوگوں کی رائے ہے کہ نیشنل کانفرنس سے ہندو ممبروں کا مستعفی ہو کر پرجا پریشد میں شامل ہونا ظاہر کرتا ہے۔ کہ شیخ عبداللہ اور پنڈت نہرو کا متحدہ قومیت کا نظریہ بالکل غلط ہے پچھلے دنوں سے پرجا پریشد نے جو خالص فرقہ پرست ہندو جماعت ہے، اور جو جن سنگھ اور راشٹریہ سیوک سنگھ کی لائنوں پر کام کر رہی ہے۔ جو اودھم ریاست جموں میں مچا رکھا ہے۔ اس کے متعلق اخبارات میں بہت سی اطلاعات شائع ہوتی رہتی ہیں۔ شیخ عبداللہ کی حکومت ان کی سرگرمیوں کو دبانے کے لئے جتنی کوششیں کرتی ہے۔ ان کی سرگرمیاں اور بھی تیز ہوتی جا رہی ہیں

حقیقت یہ معلوم ہوتی ہے کہ پرجا پریشد کی تحریک ایک سوچی سمجھی ہوئی تدبیر کے ماتحت چلائی گئی ہے۔ جس کا بظاہر مقصد یہ ہے کہ کم سے کم جموں کے علاقہ پر خالص ہندوؤں کا تسلط جما کر اس کو کشمیر سے الگ کر لیا جائے۔ اور اس طرح ساری ریاست جموں و کشمیر میں استصواب رائے کے راستہ میں اور ناقابل حل الجھنیں پیدا کر دی جائیں۔

شیخ عبداللہ کا بیان بھی کہ جموں کا علاقہ اپنی خوشی سے کشمیر سے علیحدہ ہوسکتا ہے اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ یہ تحریک پورے زور اور سوچی سمجھی ہوئی تجویز کے مطابق چلائی جا رہی ہے۔

کراچی میں طلباء کا مظاہرہ

یہ خبر نہایت المناک ہے کہ کراچی میں طلباء پر پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ اور اشک آور گیس کا استعمال بھی کیا گیا۔ طلبہ نے ایک جلوس یوم مطالبات کے سلسلہ میں نکالا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ طلباء نے جلوس نکالنے سے پیشتر آٹھ بجے سندھ کالج میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ کہ ان کے مطالبات منظور کر لئے جائیں۔ ان مطالبات میں کہا گیا تھا کہ فیسیں کم کی جائیں۔ اور ہاسٹل کے بہتر انتظامات کئے جائیں اور بہتر تعلیمی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔

کہا جاتا ہے کہ پولیس نے جلوس کو منتشر کرنے کے لئے لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ اعلان کیا۔ اس موقعہ پر بعض طلباء نے پولیس پر پتھر پھینکے اور مظاہرین پولیس کے حلقہ کو توڑ کر وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمٰن کے مکان کے قریب پہنچ گئے اور نعرہ لگاتے رہے۔ اس موقعہ پر پولیس نے اشک آور گیس کے استعمال کے علاوہ جلوس پر ہلکا سا لاٹھی چارج بھی کیا۔ اور بعض لیڈروں کو حراست میں لے لیا۔ کچھ طلبا اور ایک پولیس انسپکٹر کو معمولی زخم آئے

کراچی کے وائس چانسلر پروفیسر اے بی حلیم کا بیان ہے کہ

کالج یونینوں کے بعض عہدے داروں کو بتایا تھا کہ وزیر تعلیم نے کبھی ان سے ملاقات کرنے سے انکار نہیں کیا۔ اور ملاقات کی تعیین کے لئے وزیر تعلیم ملاقات سے پہلے طلباء کے میمورنڈم کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے۔ یونینوں کے عہدہ داروں نے ان سے اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کو یقین دلایا تھا۔ کہ وہ کوئی مظاہرہ نہیں کریں گے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ طلباء کے بعض مطالبات واجب اور جائز ہیں۔ ہمارے جیسے غریب ملک میں تعلیم کے اخراجات اتنے زیادہ بڑھ گئے ہیں کہ غریب تو غریب اوپر کے درمیانہ طبقہ کے لوگ بھی اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلا سکتے۔ خاص کر کراچی اور لاہور میں۔ تو ایک بچے کی تعلیم کی وجہ سے والدین کا دیوالہ نکل جاتا ہے۔ بہتر ہاسٹل کا مطالبہ بھی واقعی ایک جائز مطالبہ ہے۔ یہ دونوں مطالبات تو واقعی درست ہیں۔ اگرچہ بعض نادرست ہیں۔ اور وائس چانسلر صاحب کے بیان سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ طلبہ کے مطالبات قابل غور تھے۔ اس حد تک تو طلبا راستی پر ہیں۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ جب طلبا کے نمائندوں نے وائس چانسلر صاحب اور پولیس سپرنٹنڈنٹ کو یقین دلا دیا تھا کہ وہ مظاہرہ نہیں کریں گے۔ تو اگر ان کے میمورنڈم پر غور کرنے اور وزیر تعلیم سے ملاقات میں کچھ تاخیر بھی ہوئی تھی۔ تو انہیں چاہیئے تھا کہ آئینی طریقے سے تاخیر کی وجہ دریافت کرتے اور اگر معقول وجہ ہوتی۔ تو انتظار کرتے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہیں یقین ہو گیا تھا۔ کہ انہیں یونہی ٹرخایا جا رہا ہے۔ اور مایوس ہو کر وہ جوش میں آ گئے اور مظاہرہ پر اتر آئے۔

بہر حال یہ حادثہ مظاہرین اور ارباب حل و عقد دونوں کے لئے قابل افسوس ہے۔ ہمارے ارباب حل و عقد سے ایسے معاملات میں یہ غلطی ہوتی ہے کہ جب تک ان کا شانہ زور سے نہ ہلایا جائے وہ بات نہیں سنتے۔ اور مطالبات کرنے والوں کے دل میں پہلے ہی یہ خیال جما ہوتا ہے۔ کہ جب تک سخت اقدام نہ کیا جائے گا شنوائی نہیں ہوگی۔ اس لئے وہ بے صبری سے کام لیتے ہیں۔ بنیادی طور پر ہم ایسے مظاہرات ہڑتالوں اور اس قسم کے دوسرے ہتھیاروں کو جن سے بالجبر اور غیر آئینی طور پر مطالبات منوانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ غیر اسلامی اور لادینی طریق کار سمجھتے ہیں کیونکہ ان سے فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اسلام فتنہ کے سخت خلاف ہے۔ اس لئے اگر ایسے حالات ہو جائیں۔ کہ ارباب حل و عقد شنوائی نہ کریں تو ہماری رائے میں مطالبات کرنے والوں کو بھی صبر سے کام لینا چاہیئے۔ اور آئینی طریقوں سے جدوجہد جاری رکھنی چاہیئے۔ دوسری طرف یہ بھی درست ہے کہ جب بار بار کوشش سے بھی شنوائی نہ ہو۔ تو جوش میں آ جانا قدرتی امر ہے۔ اس لئے ارباب حل و عقد ہی دراصل اس کے ذمہ وار ٹھہرتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ ہر ایسے معاملہ کو جو ان کے سامنے پیش کیا جائے سوچ سمجھ کر طے کریں اور فریق ثانی کو بدظنی کا موقعہ نہ دیں۔ تاکہ وہ غیر آئینی طریقوں پر نہ اتر آئے اور اگر ان کی نظر میں مطالبات ناواجب معلوم ہوں۔ تو معقول دلائل سے سمجھانے کی کوشش کریں۔ اگر دونوں طرف سے عقلمندی اور دیانت سے کام لیا جائے تو ممکن نہیں کہ ایسے واقعات ظہور پذیر ہوں۔ جو نہ صرف فریقین کے لئے غیر مفید ہیں۔ بلکہ ملک کے لئے بھی ضرر رساں ہیں ایسے معاملات میں سب سے قابل اعتراض جو صورت حال رونما ہوتی ہے۔ وہ دونوں طرف سے ضد کا پیدا ہو جانا ہے۔ اور ضد میں آ کر مطالبات کرنے والے اکثر اپنے جائز مطالبات میں مبالغہ کر جاتے ہیں جس سے دوسری طرف بھی ضد بڑھ جاتی ہے۔ اور بسا اوقات فتنہ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو اسلام کے رو سے قتل سے بھی زیادہ شدید چیز ہے۔ اس لئے پاکستان ایسے اسلامی ملک میں جہاں کا دستور قرآن و سنت کی روشنی میں وضع ہونا ہے ہمیں اسلامی اخلاق کو اختیار کرنا چاہیئے۔ اور لادینی طریقوں کو جلد از جلد خیرباد کہہ دینا چاہیئے۔ اس لئے نہ تو یہ درست ہے۔ کہ ارباب حل و عقد جائز مطالبات پر غور کرکے ان کو تسلیم نہ کریں۔ اور ناواجب مطالبات کو معقول دلائل سے سمجھا کر مطالبہ کرنے والوں کی تسلی نہ کریں اور نہ یہ جائز ہے کہ ہم اپنے مطالبات منوانے کے لئے غیر آئینی طریقے اختیار کریں۔ البتہ اگر حکومت نے بعض حالات میں ہڑتالوں اور مظاہرات کو آئینی قرار دیا ہو تو آئینی شرائط اور حدود تک ہمیں اس ہتھیار کے استعمال میں کوئی باک نہیں ہونا چاہیئے

نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

اللہ کے یہ بندے!

جنہوں نے ظلمت و الحاد کے ماحول میں اللہ اکبر کی صداؤں کو کبھی خاموش نہ ہونے دیا

الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں جلسہ سالانہ قادیان کے اہم کوائف شائع ہو چکے ہیں۔ ان کے مطالعہ کے بعد طبعاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ قادیان کے درویشوں کے روزمرہ کے مشاغل کیا ہیں۔ اس لئے راقم الحروف ذیل میں درویشانِ قادیان کی روزمرہ کی زندگی پر ایک حد تک روشنی ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔

قادیان کے درویش جو تین سو کے قریب ہیں۔ اقتصادی اور تمدنی لحاظ سے بیرونی دنیا سے بکلی منقطع ہیں۔ دار المسیح کے یہ باسی ایسے ماحول میں بسر اوقات کر رہے ہیں۔ جسے مذہب کے لحاظ سے ان سے کوئی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ گو مرورِ ایام کی وجہ سے انہیں غیر مسلم عناصر سے اب کسی قسم کے جانی اور مالی نقصان کا خدشہ نہیں۔ تاہم تمدنی اختلافات اور مذہبی مغائرت کی وجہ سے قدرتاً ان کے اردگرد رہنے والوں کے دل میں بحیثیت مجموعی ان کے لئے اپنوں ایسی ہمدردی کا پیدا ہونا بہت مشکل امر ہے۔ اس لئے یہ امر ظاہر ہے۔ کہ یہ نوجوان محض خدا کے لئے وہاں بیٹھے ہیں۔ دنیوی امنگیں ان کے دلوں سے ناپید ہو چکی ہیں۔ انہوں نے دنیا کے لذائذ کو خیر باد کہہ دیا ہے۔ دنیوی لحاظ سے ان کے سامنے کوئی مستقبل نہیں۔ اور یہ سب کچھ ہنسی خوشی برداشت کر رہے ہیں۔ اور اس پر انہیں ناز ہے۔ ان کا جذبۂ خدمتِ دین بے لوث ہے۔ ان میں دنیا کا شائبہ تک نہیں۔ غور کا مقام ہے دو چار دن کے لئے تکلیف برداشت کر لینا اور نامساعد حالات کا مقابلہ کر لینا آسان ہے۔ مگر مصائب اور مشکلات کے بظاہر نامنقطع تسلسل کو برداشت کرتے چلے جانا یقیناً قابلِ صد رشک۔ حرارتِ ایمانی۔ بے نظیر عزمِ صمیم۔ بیحد بلند ہمت۔ اور بے انتہاء اخلاص و غیرتِ دینی کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ شمع محمدیت کے ان پروانوں کے اخلاص میں برکت دے۔ اور آسمانِ احمدیت کے ان درخشندہ ستاروں کی بلند ہمتی میں اضافہ فرمائے نیز انہیں اپنے بے انتہا فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

ہاں تو اس ماحول میں یہ جواں ہمت درویش مسلسل پانچ برس سے ہر روز طلوعِ فجر یعنی نمازِ فجر کی اذان سے دو اڑھائی گھنٹے قبل اٹھتے ہیں۔ اور خداتعالےٰ کی تسبیح و تحمید کرتے ہوئے اسی کے حضور سر بسجود ہو جاتے ہیں۔ مسجد مبارک۔ بیت الفکر۔ بیت الدعا اور بیت الریاضۃ میں انفرادی نوافل ادا کرنے کے بعد وہ نمازِ فجر کی اذان سے گھنٹہ سوا گھنٹہ قبل مسجد مبارک میں جمع ہو جاتے ہیں۔ تاکہ سب مل کر نمازِ تہجد ادا کریں۔ اور اسی کے حضور گڑگڑائیں اردگرد کی خاموش فضا ئیں ان کی سسکیوں کے سوا کوئی آواز کان میں نہیں پڑتی۔ بیتون لربھم سجداً و قیاماً کا منظر پیش نظر ہوتا ہے۔ دنیا خوابِ غفلت میں سوری ہوتی ہے۔ مگر خدا کے وہ بندے بیدار ہوتے ہیں۔ دنیا موجودہ زمانہ میں اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔ ان کی عدیم النظیر استقامت ملاحظہ فرمایئے گا۔ ایک دو دن کی بات نہیں۔ سال کے تین سو پینسٹھ ۳۶۵ دنوں میں وہ کوئی ناغہ نہیں ہونے دیتے۔ پھر ایک سال ہی پر کیا موقوف ہے۔ گذشتہ پانچ سال سے ان کا یہی طرزِ عمل ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ آنے والے سالوں میں بھی وہ اس طریقِ عمل کو بفضلہ ہمیشہ جاری رکھنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان عبادتوں کو قبول فرمائے۔ ان کی دعاؤں کو سُنے۔ اور اس سرزمین میں پھر سے اسلام کو شوکت عطا فرمائے۔ آمین۔

طلوعِ فجر ہوتے ہی مسجد اقصیٰ کے بلند مینار سے اللہ اکبر کی آواز بلند ہوتی ہے۔ جو تاریک فضاؤں کو چیرتی ہوئی دور تک چلی جاتی ہے۔ یہ آواز مومنوں کے دلوں پر حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ یہ ان کے دل میں یقیناً اپنے خدا پر بے انتہا یقین اور بے حد اعتماد پیدا کرنے کا باعث ہوتی ہے۔ مسجد اقصیٰ میں اذان کے اختتام پر مسجد مبارک سے اللہ اکبر کی صدا بلند ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد مسجد ناصر آباد سے۔ اللہ تعالےٰ ان مخلص جوانوں کو اپنے پاس سے اجر عظیم دے۔ جنہوں نے ان مقدس مقامات میں اللہ اکبر کی صداؤں کو کبھی خاموش ہونے نہ دیا۔

نمازِ فجر کے بعد قرآن مجید کا درس ہوتا ہے۔ جسے وہ ہمہ تن گوش ہو کر سنتے ہیں۔ صلوٰۃ و تسبیح کے ان فرائض کو ادا کرنے کے کچھ عرصہ بعد جوان درویش کمر ہمت کس کر میدانِ عمل میں آ کودتے ہیں۔ ان میں سے کچھ صدر انجمن احمدیہ کے کارکن ہیں۔ وہ مفوضہ فرائض کی سر انجام دہی میں منہمک ہو جاتے ہیں ہندوستان بھر میں تبلیغ اسلام اور تنظیم سلسلہ ان کے فرائض میں داخل ہے۔ غور فرمایئے گا۔ عام حالات میں بھی غیر مسلم اصحاب اسلام کی تعلیمات سننے اور انہیں تسلیم کرنے پر کم ہی آمادہ ہوتے ہیں۔ اور اب تو تقسیم برّعظیم کی وجہ سے اسلام اور مسلمان ان کے نزدیک بے حد مبغوض ہیں۔ ایسے ماحول میں صدر انجمن احمدیہ کے کارکن اپنے مقاصد میں کس حد تک کامیاب ہیں۔ اس کا شاہد اسلام کی تعلیمات سننے کے لئے غیر مسلم اصحاب کا وہ ذوق اور شوق ہے۔ جس کا مظاہرہ انہوں نے جلسہ سالانہ قادیان کے ایام میں کیا۔ ان کی اسلام سے دلچسپی کا اس امر سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ یہ لوگ بہت بڑی تعداد میں روزانہ بالالتزام جلسہ سالانہ میں شریک ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ ان میں سے بعض بٹالہ۔ امرت سر اور لدھیانہ سے بھی محض اس غرض کے لئے آئے۔ کہ وہ ان ایام میں جلسہ سالانہ میں شریک ہو سکیں۔ یہ کیوں نہ ہو؟ جبکہ درویشوں کا زہد و اتقاء ان کی عبادت گذاری اور اسلام کی صداقت کا عملی ثبوت پیش کر رہا ہے۔ ہندوستان کی تاریخ شاہد ہے۔ کہ مسلمان بزرگوں کے حلقۂ ارادت و عقیدت میں اہل ہنود کثرت سے داخل ہو کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو جاتے۔ یہ عملی تبلیغ ہی تھی۔ جو انہیں اسلام کی آغوش میں لے آئی۔ اسی عملی تبلیغ کی مثال آج بھی کفر و الحاد کے گڑھ میں اس چھوٹی سی بستی میں ملتی ہے۔ ہاں تو میں بیان کر رہا تھا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے کارکن تھوڑے ہیں۔ بہت تھوڑے۔ اور ان کے مقاصد عظیم ہیں۔ بیحد عظیم۔ اسی لئے ان میں سے ایک ایک کے سپرد کئی کئی کام ہیں۔ مثلاً ایک شخص سکول میں مدرس ہے۔ تو اسی کے سپرد نظارت تبلیغ کا ایک شعبہ بھی ہے۔ وہی واعظ مقامی بھی ہے۔ اور اخبار کی ادارت کا کام بھی اسی کے سپرد ہے۔ اسی پر باقی اصحاب کو قیاس کر لیجیئے گا۔ یہ کارکن اسی گہما گہمی اور انہماک میں دن گذار دیتے ہیں۔ اور پھر وہی رات آ رہی ہے جس کا بیشتر حصہ وہ تسبیح و تحمید اور ادائیگی نوافل میں گزارتے ہیں۔

اور جو درویش صدر انجمن احمدیہ کے باقاعدہ کارکن نہیں۔ وہ بھی حوائجِ ضروریہ سے فارغ ہو کر مفوضہ فرائض کی ادائیگی میں منہمک ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض غیر مسلم زائرین کو اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے کام پر متعین ہیں۔ یقین جانیئے ان پانچ سالوں میں اس وقت تک دس ہزار سے زائد غیر مسلم ان مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کر چکے اور اسلام کی تعلیمات سے ایک حد تک واقف ہو چکے ہیں۔ ان میں ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے اصحاب شامل ہوتے ہیں۔ بعض ان میں سے اس قدر متاثر ہوتے ہیں۔ کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

بعض درویش طالب علم کی حیثیت سے عربی اور انگریزی علوم کی تحصیل میں مگن گزارتے ہیں۔ پھر کچھ ایسے بھی ہیں جن کے سپرد بعض اور اہم کام ہیں۔ مثلاً بارشوں کی کثرت کی وجہ سے بہت سے پختہ مکانات بھی منہدم ہو رہے ہیں۔ ان کی دیکھ بھال ان کی مرمت بلکہ بعض صورتوں میں ان کی دوبارہ تعمیر بھی انہی درویشوں کے سپرد ہے۔ وہی معمار کا کام کرتے ہیں۔ اور وہی اینٹیں اٹھانے والے مزدوروں کا۔ کس قدر کٹھن ہے ان کی زندگی! پھر اس میں تنوع بھی تو نہیں۔ ہمیشہ سے یکساں کام کرتے چلے آ رہے ہیں۔ مگر یہ سب کچھ وہ برداشت کر رہے ہیں۔ محض اللہ تعالےٰ ہی کے لئے۔ وہی انہیں اسکی جزائے خیر دے۔ آمین۔

> یہ نوجوان محض خدا کے لئے وہاں بیٹھے ہیں۔ دنیوی امنگیں ان کے دلوں سے ناپید ہو چکی ہیں۔ انہوں نے دنیا کے لذائذ کو خیر باد کہہ دیا ہے۔ ان کا جذبہ خدمت دین بے لوث ہے۔ مصائب و مشکلات کے بظاہر نامنقطع تسلسل کو برداشت کرتے چلے جانا یقیناً قابل صد رشک حرارت ایمانی بے نظیر عزم صمیم اور بے انتہا اخلاص و غیرت دین کی علامت ہے۔
>
> اللہ تعالےٰ شمع محمدیت کے ان پروانوں کو بے انتہا فضلوں سے نوازے۔ جنہوں نے ظلمت و الحاد کے ماحول میں اللہ اکبر کی صداؤں کو کبھی خاموش نہ ہونے دیا۔

دن رات کی کوفت کے بعد وہ کھاتے کیا ہیں۔ معمولی کھانا بالعموم دال روٹی۔ بعض اوقات کوئی بکرا خرید لیا جاتا ہے۔ مگر ان میں سے ہر شخص کے حصہ کا اندازہ خود ہی فرما لیجیئے گا۔ اس کے علاوہ انہیں دیگر ضروریات مثلاً ناشتہ۔ کپڑے گرم و سرد۔ جوتا۔ ٹوپی۔ دھوبی۔ حجام وغیرہ کے لئے چند آنے روزانہ ملتے ہیں۔ بے شک یہ رقم ان کی ضروریات کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ مگر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی مالی حالت ایسی ہے۔ کہ اس قدر بوجھ بھی اس کے لئے ناقابلِ برداشت ہو رہا ہے۔

وہ لوگ خدا کی خاطر ہر قسم کا آرام قربان کر چکے ہیں۔ بلکہ جیسا کہ خاکسار نے اس مضمون کی ابتداء میں عرض کیا ہے۔ دنیا سے وہ ایک لحاظ سے قطع تعلق کر چکے ہیں۔ افوض امری الی اللہ کہتے ہوئے ان میں سے ہر ایک نے اپنے تئیں خدا کے حوالہ کر دیا ہے۔ اس لئے وہ کسی انسان سے شکوہ کریں تو کیوں۔ اور کسی انسان پر اپنی تکلیف کا اظہار کریں تو کس لئے۔ مگر قابلِ غور امر تو یہ ہے۔ کہ درویشوں کی نگہداشت اور ان کے آرام و آسائش کا خیال رکھنے کا جو فرض ہم پر عائد ہوتا ہے۔ کیا ہم اسے کما حقہ، ادا کر رہے ہیں؟ قادیان میں شعائر اللہ اس وقت تک محفوظ ہیں۔ تو انہی جواں ہمت درویشوں کی وجہ سے۔ اور وہاں خدا کا نام اب بھی بلند ہو رہا ہے تو محض انہی کی بدولت ان کے آرام و آسائش کی نگہداشت ان کی قربانیوں کا ہماری طرف سے نہایت ہی حقیر صلہ ہوگا۔

پتہ مطلوب ہے

شفیق احمد صاحب و لطیف احمد صاحب برادران ولد صوبیدار زیڈ۔ ایم خاں صاحب P.E.M.E. ریکارڈ آفس اپنے موجودہ پتہ سے مجھے اطلاع دیں۔

خاکسار منور احمد جاوید سال دوم تعلیم الاسلام کالج لاہور

ڈوئی کے انجام کا آغاز

ناکامی اور ذلّت کا پہلا دھکّا

ڈوئی کے متعلق جدید تحقیق کا ایک باب

چوھدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے انچارج مشن امریکہ

منقول از ماہنامہ خالد ربوہ ماہ جنوری ۵۳ء

(۲)

ڈوئی کا ایک مؤرخ آرتھر نیو کومب ڈوئی کی اس شام کی آواز کو "بیل کی ڈکار" سے تشبیہہ دیتا ہے (Dowie Anointed of The Lord صفحہ ۲۵۴)

کیا یہ وہی الفاظ نہیں۔ جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کے ایک اور بد باطن دشمن لیکھرام کے متعلق الہام ہوئے تھے کہ:-

"عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ"

ڈوئی اور لیکھرام کی یہ مماثلت اہل نظر کے لئے یقیناً ایک روحانی معنی رکھتی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

ابھی ڈوئی بیندمنٹ بھی بولنے نہ پایا تھا کہ اس کے بے اثر انداز سے بیزار لوگوں نے "جم غفیر" کی صورت میں گارڈن کے مختلف گیٹوں سے باہر نکلنا شروع کیا۔ ڈوئی چلایا کہ "بیٹھ جاؤ" اور اس نے اپنے گارڈوں کو حکم دیا کہ وہ میڈیسن اسکوائر گارڈن کے دروازے بند کر دیں۔ تاکہ کوئی شخص بھی باہر نہ جا سکے۔ مگران دروازوں پر اسوقت ہزاروں کے گروہ ریلا کئے ہوئے آچکے تھے۔ اس سیلاب کے سامنے ڈوئی کے گارڈ نہ ٹھہر سکے ڈوئی کے سحر کا تار و پود اس کی آنکھوں کے سامنے بکھر رہا تھا۔ نیویارک جانے سے پہلے ڈوئی نے یہ امید ظاہر کی تھی کہ اس پندرہ روزہ اجتماع پر قریباً ایک لاکھ نفوس اسکے مریدوں کے گروہ میں شامل ہو جائیں گے۔ (شکاگو ایگزامینر ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۳ء) مگر اب تو پہلے مریدوں کو سنبھالنا بھی دشوار ہو رہا تھا۔ دوسرے دن کے اخباروں نے ڈوئی کی اچانک ناکامی کو جلی عنوانوں کے ساتھ شائع کیا۔ نیویارک امریکن (۱۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء) نے لکھا:-

"نیویارک ایلیاہ کے لئے واٹرلو کا میدان بن گیا"۔

"اس کی صلیبی جنگ ناکام ہو گئی"۔

"سہ پہر کی میٹنگ میں بدنظمی"۔

"جلسہ میں لوگوں کے باہر نکلنے کی کوشش کی وجہ سے بھاگڑ مچ گئی"۔

اسی تاریخ کے "نیویارک ورلڈ" نے اس خبر کو مندرجہ ذیل سرخیوں کے ساتھ بیان کیا:

"گناہ کے لشکروں نے صیحونی گارڈوں کی صفوں کو توڑ دیا۔ تین ہزار لوگوں نے کچھ دیر تک ڈوئی کی تقریر سنی پھر اس کے غصہ بھرے حکموں کے باوجود گارڈن سے باہر نکل آئے"۔

مشہور اخبار "نیویارک ٹائمز" نے اس روز یہ خبر اس طرح سے شائع کی:-

"جم غفیر نے ایلیاہ سے پیٹھ موڑ لی"۔

"گارڈوں کی کوشش کے باوجود گارڈن کے نصف حاضرین نے جلسہ گاہ خالی کر دی"۔

"درخواستوں اور طاقت کا استعمال لوگوں پر بالکل بے اثر رہا۔ انہوں نے ڈوئی کی تعلیمات کے سننے سے انکار کر دیا"۔

یہ خبریں ایسی نہ تھیں کہ ڈوئی کی ہمت نہ ٹوٹ جاتی۔ چند دن تک ڈوئی نے گرتی ہوئی عمارت کو سنبھالنے کی اور کوشش کی مگر کہاں۔ ۲۱ اکتوبر کو "نیویارک ورلڈ" نے لکھا کہ زائن کا لشکر تھک گیا ہے۔ ۲۳ اکتوبر کو اس نے رپورٹ کی کہ صیحونیوں کی بھری ہوئی ٹرینیں آج واپس صیحون جا رہی ہیں۔ ڈوئی نے بہتیری منت کی کہ دو ہفتے تک صیحونی لوگ ٹھہرے رہیں۔ مگر جانیوالوں نے ایک نہ مانی اور ۲۹ اکتوبر کو تو اس نے اچانک میٹنگوں کا یہ سلسلہ ہی بند کر دینے کا اعلان کر دیا (نیویارک ٹیلیگرام ۲۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

دوسرے ہفتے کی یہ میٹنگیں بجائے میڈیسن اسکوائر گارڈن کے نسبتاً چھوٹے کارنیگی ہال میں منعقد کی گئیں۔ اسی ہفتے میں مسز ڈوئی اپنے لڑکے سمیت پیرس روانہ ہو گئیں۔ نیویارک کے جلسے کی ناکامی کا دھکا اپنی ذات میں ہی معمولی نہ تھا مگر ان پندرہ روزہ میٹنگوں کے دوسرے ہفتے میں ایک اور واقعہ بھی ہوا جو ڈوئی کی ذاتی شہرت کو داغدار کرنے کے لئے کافی تھا۔ ایک دن اخبار "نیویارک ورلڈ" نے اس کے سات عدد خطوط جو اس نے اپنے باپ جان مرے ڈوئی کو اپنی ولدیت کے بارے میں لکھے تھے شائع کر دیئے۔ اس پر ڈوئی کے غصے کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اور اسی شام کی میٹنگ میں اس نے اپنے حسب و نسب کے متعلق ان الفاظ میں انکشاف کیا:-

یہ سات خطوط میں نے اس شریر اور بزدل شخص کو لکھے تھے جو جان مرے ڈوئی (اس کا باپ) کے نام سے معروف ہے۔ اب چونکہ ان خطوط کو "نیویارک ورلڈ" نے شائع کر دیا ہے۔ اس لئے میں اپنی پیدائش اور ولدیت کی کہانی ساری دنیا کو بتا دینا چاہتا ہوں۔

میری ماں ایک اعلےٰ خاندان کی عورت تھی وہ خدا کے لشکر کی ایک سپاہی تھی۔ مگر جان مرے ڈوئی ہمیشہ ہی ایک بزدل بدبخت اور منافق قسم شخص رہا۔ مجھے کبھی یہ سمجھ نہ آسکی تھی کہ میں جو کہ ایک بیخوف آدمی ہوں۔ ایسے (بزدل) شخص کا بیٹا کس طرح ہو سکتا ہوں۔ جان مرے ڈوئی کئی سال تک میرے گھر میں رہا۔۔ اور اسکو کئی دفعہ (صیحونی) چرچ میں عبادت کے وقت امامت کی بھی اجازت دی گئی۔ تین سال قبل وہ بیمار ہو گیا اور میری دعا کے باوجود اس کو شفا نہ ہوئی۔ اس پر میں نے اس کو بتلایا کہ اس نے ضرور کوئی ایسا گناہ کیا ہے جس کا اس نے ابتک اقرار نہیں کیا۔ تب اس نے مجھے بتایا کہ اس کی شادی میری ماں سے مارچ ۱۸۴۷ء میں ہوئی اور میں دو ماہ بعد ہی مئی کے مہینے میں پیدا ہوا اس اعتراف کے باوجود یہ شخص میرا باپ ہونے کا دعوے کرتا رہا۔ اور اس طرح سے میری ماں کی عزت پر گند پھینکتا رہا۔ میں نے جان مرے ڈوئی کی کہانی پر یقین نہ کیا۔ اس لئے میں نے اپنے طور پر تحقیقات شروع کی۔ جس کے نتیجہ میں مجھے معلوم ہوا کہ میری ماں ایک خوبصورت نوجوان عورت تھی اور وہ برٹش آرمی کے ایک افسر کی بیٹی ہونے کی وجہ سے اپنے باپ کے ساتھ اس کے گریژن کے شہر میں جہاں پر اس کا باپ متعین تھا رہتی تھی۔ چونکہ وہ خوبصورت بھی تھی اور ہر دلعزیز بھی۔ اس لئے وہ دختر رجمنٹ (Daughter of the Regiment) کے طور پر مشہور تھی۔ اور اکثر سپاہی اسے چاہتے تھے آخر کار اس رجمنٹ کے ایک افسر کے ساتھ وہ کامن لاء کی شادی میں پھنس گئی۔ یہ افسر میری پیدائش سے قبل جنگ کریمیا میں کام آیا۔

اس افسر کے خاندان اور میری ماں کے باپ نے میری ماں کو جان مرے ڈوئی سے شادی کرنے پر پھسلایا"۔

یہ تھی ڈوئی کی کہانی۔ مگر "عذر گناہ بدتر از گناہ" اس بیان سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ لوگوں کی نظر میں اس کی اپنی بیان کردہ تفصیل کے بعد اس کی عزت کہاں تک بڑھی ہو گی۔ ادھر اس کے والد جان مرے ڈوئی کی کہانی سننا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ نیو کومب مورخ اس کے والد جان مرے کے بیان کو مندرجہ ذیل الفاظ میں قلمبند کرتا ہے

"جب جان الیگزنڈر پیدا ہوا تو میری عزیز بیوی کی عمر بیالیس سال کے قریب تھی۔ (خود ڈوئی اسے نوجوان عورت کے طور پر بیان کرتا ہے) جب میں نے اس سے شادی کی تو وہ ایک بیوہ عورت تھی۔ یہ صحیح ہے کہ میری بیوی کا باپ ایک آرمی آفیسر تھا۔ مگر جب میں نے شادی کی تو اس وقت تک وہ پنشن پا چکا تھا۔ اور ایڈنبرا میں ہی شراب کی دوکان کرتا تھا۔ میں ان دنوں جوان تھا۔ اور ان کے ہاں ہی میرا کھانے اور رہنے کا انتظام تھا۔ اسلئے مجھسے یہ گناہ سرزد ہو گیا۔ مگر ہم نے اس گناہ کو چھپانے کے لئے اپنا عیسوی فرض ادا کرتے ہوئے اس عورت سے شادی کر لی۔ تاکہ جان الیگزنڈر کی ولادت ناجائز شمار نہ ہو"۔

(Dowie, Anointed of the Lord صفحہ ۲۶)

مامور الٰہی کو نظر تحقیر سے دیکھنے والے ڈوئی کی اس سے زیادہ تحقیر اور کیا ہو سکتی ہے۔ خواہ ہم ڈوئی کے اپنے بیان کو صحیح تسلیم کریں یا اس کے باپ کے بیان کو ہر دو صورتوں میں اس کے حسب و نسب کا معاملہ ظاہر ہے۔ جس پر ہم اپنی طرف سے کوئی حاشیہ آرائی نہیں کرنا چاہتے۔ مگر ڈوئی کا ایک واقعہ نظر انداز کرنا غالباً بے محل نہ ہوگا۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۰۴ء کو اس نے یہ اعلان کیا کہ اسے "مصلح اول" کا مقام دیا گیا ہے۔ اور آئندہ اس کا نام جان الیگزنڈر ڈوئی نہیں۔ بلکہ ڈوئی کے لفظ کے بغیر صرف "جان الیگزنڈر مصلح اول" استعمال کرے گا۔ گویا اس نے خود ہی پھر اس بات کا اقرار کیا کہ درحقیقت وہ ڈوئی کا بیٹا نہیں ہے۔ اور کہ آئندہ کے لئے اس کو ڈوئی کے نام سے مخاطب نہ کیا جائے۔ واحسرتا! کہ اس کی یہ آرزو بھی پوری نہ ہوئی۔ آج بھی اس کی قبر پر "ڈوئی" کا کندہ لفظ اس کی بدبختی پر ہر لمحہ شہادت دے رہا ہے۔

بہرحال ڈوئی کی ذلت پر ذلت یہ تھی کہ وہ خود ہی رازِ درون خانہ کی تشہیر کر رہا تھا (بقیہ صفحہ سات پر)

اسلامی آئین اور ملّا ازم

منقول از اخبار "ترجمان" سیالکوٹ یکم جنوری ۱۹۵۳ء

"بنیادی اصول" کی کمیٹی نے جو سفارشات پیش کی ہیں۔ اُن پر طرح طرح کی قیاس آرائیاں شروع ہیں ہم۔ اُن پر تفصیلی بحث کرنا نہیں چاہتے۔ البتہ یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ "وہابیوں" کی مخصوص جماعت کی طرف سے (جس کا نام رکھا گیا ہے "جماعت اسلامی") جب سے عام ہینڈبل پوسٹر اشتہارات وغیرہ کے ذریعہ "ہمارا مطالبہ" "اسلامی دستور" شائع ہو رہا ہے۔ پاکستانی عوام میں ایک فضائے تخویف و ہراسانی پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے کہ سمجھا یہ جا رہا ہے کہ عنقریب پاکستان میں "ملّا ازم" کا دور دورہ آنے والا ہے۔ اور کسی حد تک عوام کا خیال صحیح ہے۔

اگر من جرّب المجرّب حلّت به الندامة درست ہے، اور یقیناً درست ہے۔ تو ہر ایک اہل نظر و تدبر کو اوراق تاریخ کے مطالعہ کے بعد "ملّا ازم" کے اقتدار سے خائف رہنا چاہیئے۔ ناظرین پر واضح ہوگا۔ کہ پاکستان کے منصۂ شہود پر آنے سے لیکر آج تک باوجود عدم اقتدار و اختیار کے ان ملّاؤں نے ایک خیالی و ذہنی حکومت قائم کر کے ملک میں کیا افرا تفری مچا رکھی ہے۔ اور مختلف العقائد "ملّا حکومت کی الاٹمنٹ" اپنے اپنے نام کرانے میں کس قدر اضطراب کا اظہار کر رہے ہیں۔

حکومت پاکستان نے جب سے

کا اعلان کیا ہے۔ ملّا ازم نے ملک میں وہ ہیجانی اور افرا تفری مچا رکھی ہے۔ کہ الامان۔ حالانکہ "قرآن و سنت" کا مکرر اعلان کیا گیا۔ اور کسی مسلمان کو اس سے انحراف کی گنجائش موجود نہیں۔ اخبار زمیندار کی تازہ اشاعت میں انکشاف کیا گیا ہے کہ:-

"(۵) قوانین کو شریعت اسلامیہ کی کسوٹی پر پرکھنے کے لئے علماء کے مرکزی اور صوبائی بورڈ قائم کئے جائیں"

اس پر یوں ارشاد ہوتا ہے:-

"لیکن اس طبقہ نے اس حقیقت پر غور نہیں کیا۔ کہ مجوزہ آئین میں قرآن اور سنت کا تذکرہ تو بیشک موجود ہے۔ لیکن جب تک مملکت کے مذہب کا اعلان نہ کیا جائے۔ اس وقت تک پاکستان کو "اسلامی مملکت" کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے؟"

اس کے بعد اخبار مذکور رقمطراز ہے:-

"کیا ہمارے ارباب اقتدار قرآن اور احادیث کے فیصلہ کو ناطق خیال نہیں کرتے؟

باقی رہی یہ بات کہ اگر قرآن و سنت کے احکام کی شرح میں اختلاف رونما ہو جائے تو کیا کرنا چاہیئے؟ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اسلامی نظام حکومت میں ایسے مواقع کے لئے "مفتئ دین" کا تقرر عمل میں لایا جاتا ہے۔ جس کا درجہ عام قاضیوں اور ججوں سے بھی بلند ہوتا ہے۔ اسلام میں قاضی اور مفتی علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔"

بہرحال سفارشات پر کڑی تنقید بھی کی جاتی ہے۔ کہ اسلامی حکومت کا اعلان تب تک تشنۂ تکمیل رہے گا۔ جب تک "حکومت کا مذہب" معلوم نہ ہو۔ اور مولوی مفتی۔ قاضی صاحبان اقتدار حکومت اپنے ہاتھ نہ لے لیں۔ بے شک! اسی قسم خیالات نے عوام پر باب تخویف کھول رکھا ہے لیکن خدا بھلا کرے میاں ممتاز دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب کا۔ کہ ممدوح نے حضرت قائد اعظم کے جلسہ ولادت کی تقریب میں ایک تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"پاکستان میں وحدانی طرز کی حکومت ہونی چاہیئے۔ کیونکہ صوبوں کا سوال تو ایسے ملکوں میں پیدا ہوتا ہے۔ جہاں فکری وحدت مفقود ہو۔ پاکستان کی اساس اسلامی فکر کی وحدت پر استوار کی گئی ہے۔ مختلف صوبوں کی جغرافیائی حدود اس ملکی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کا باعث ہیں۔"

(نیز ممدوح نے فرمایا:-)

"پاکستان میں اسلامی حکومت کے قیام کا مطلب ملاؤں کی حکومت قائم کرنا نہیں ہے۔ اسلام فقیہوں اور علماء کی جاگیر نہیں ہے۔ ہم یہاں ملاؤں کی حکومت قبول نہیں کریں گے۔ نہ ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان میں ملاؤں کے ڈر کی وجہ سے ایک ایسا فرسودہ نظام آجائے۔ کہ ان روحانی اقدار کی بھی حفاظت ممکن نہ رہے۔ جن کی اساس پر پاکستان کی بنا استوار کی گئی۔ اور نہ ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ ملک پر ایسا دستور مسلط ہو۔ کہ عوام ان روحانی اقدار کے مطابق اپنی نشوونما کرنے کے اہل بھی نہ بن سکیں"

(لاہور ۲۵ر دسمبر)

وزیر اعلیٰ پنجاب کے اس اعلان نے ملک میں اطمینان کی ایک روح پیدا کر دی ہے۔ ورنہ "ملّا ازم" کے خوف سے مختلف العقائد عام مسلمان گوسفندان قربانی کی طرح کانپ رہے تھے گو اس میں ریب پاکستان لا الہ الا اللہ الخ کی بنا پر قائم ہوا تھا۔ بے شک حکومت اسلامی ہونی چاہیئے قرارداد مقاصد یعنی قرآن و سنت سے کسی مسلمان کو سرتابی کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ لیکن ان سب کے باوجود اگر "ملّا ازم" کو حکومت پاکستان میں شریک کار بنا لیا گیا۔ تو یاد رہے اس ملک کا وہی انجام ہوگا۔ جو کسی زمانہ میں ترکی۔ عراق۔ شام کا ہوا اور موجودہ زمانہ کا "ملّا ازم" دور ماضیہ کی نسبت زیادہ متشدد واقع ہوا ہے۔ اور زمانہ حاضرہ کے خیالات و جذبات کسی تشدد و تنگ دلی و قسمتی انقلابی کو برداشت کرنے کا اہل نہیں ہے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ طبقہ موصوفہ کے لئے یہ فقرات خوش کن نہیں۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ ہم اس بات کو ہر وقت ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ موجودہ وقت کے اکثر علماء دنیا جہان میں امن قائم رکھنے کے اہل نہیں ہیں۔ اور جس ملک میں کوئی طبقہ برسر اقتدار آنے کے خیال سے ہی

اگر در خرمن ہو۔ تو قیاس کن زگلستان من بہار مرا

آج ملک کے جذبات مذہب اور مذہب اسلام کے نام پر جس فن کمال سے برانگیختہ کئے جا رہے ہیں اخبار بین حضرات پر مخفی نہیں۔ اگر طبقہ ہذا کی چیخ و پکار میں شائبہ اقتدار و اختیار بھی شامل ہوتا۔ تو یہ پاکستان کا گلستان دوسرے سال ہی خارستان بن کر ختم ہو جاتا۔

حلّ اشکو استلہ اگر ان تمام نہاد اسلامی جماعتوں کو جن کا پس منظر نہایت ہیبت ناک اور پُرخطر ہے۔ حکومت میں دخیل کار بنا لیا گیا۔ تو ملک میں اضطراب کی وہ لہر دوڑ جائے گی۔ جس کا انسداد ناممکن ہوگا۔

بقول دانایان دہر۔ سیاست دانان ملک پاکستان پایۂ تکمیل کو اس وقت پہنچے گا۔ جب خطۂ کشمیر کا مسئلہ حسب دلخواہ حل ہوگا۔ لیکن وہ وقت کب آئے گا؟ جب وہاں پر آزادانہ رائے شماری ہوگی پس اس حقیقت کو فراموش نہ ہونا چاہیئے۔ کہ پاکستانی "ملّا ازم" نے تکفیر بازی کی مشق کرتے ہوئے تھوڑے ہی عرصہ میں ملکی فضا کو ایسا مکدر بلکہ متعفن کر دیا ہے۔ کہ اگر چندے یہی حال رہا۔ تو پاکستان کی دینی اسلامی۔ روحانی ساکھ کو بہت ٹھوکر لگے گی۔ العیاذ باللہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہانہ رسالہ

خالد

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:-

"میں نے متواتر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی اور وہ اصلاح اسی رنگ میں ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے اندر ایسی روح پیدا کریں۔ کہ اسلام اور احمدیت کا حقیقی مغز انہیں میسّر آجائے۔" (الفضل ۱۰ اپریل ۳۸ء)

احباب جماعت غور فرمائیں کہ خدام الاحمدیہ کا کام کتنا بڑا اور عظیم الشان ہے۔ خدام الاحمدیہ نے احمدی نوجوانوں کی تربیتی اور اخلاقی درستی کیلئے ایک ماہانہ رسالہ "خالد" کے نام سے اکتوبر ۵۲ء سے جاری کیا ہے۔ ہر احمدی دوست کو اپنے بھائیوں اور بیٹوں کی صحیح اسلامی تربیت کیلئے اس رسالہ کی ضرورت ہے

پس احباب سے درخواست ہے کہ جو کام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام الاحمدیہ کے سپرد فرمایا ہے۔ اس کو کامیابی سے چلانے اور نوجوانوں کے ذہنوں کو اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کیلئے تیار کرنے کی خاطر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے تعاون فرمائیں اور اپنے بیٹوں اور بھائیوں کے نام رسالہ خالد جاری کرائیں رسالہ کا سالانہ چندہ صرف ساڑھے چار روپے ہے۔ جو جلسہ کے ایام میں جلسہ گاہ کے قریب دفتر خدام الاحمدیہ میں ادا کیا جا سکتا ہے اور جلسہ کے بعد دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں بذریعہ منی آرڈر بھجوایا جا سکتا ہے۔

اُمید ہے احباب جماعت خدام الاحمدیہ کے صحو ساتھ تعاون فرمائیں گے۔

مینیجر رسالہ "خالد" ربوہ

ڈوئی کے انجام کا آغاز

بقیہ صفحہ ۵

دعویٰ کے ساتھ اس نے جو تقریر کی۔ اس کا ملخص رسالہ " انڈی پنڈنٹ" (۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء) نے یوں دیا:۔

" اپنے اس وعظ میں جس میں ڈوئی نے ایلیاہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس نے یہ بھی کہا۔ کہ پہلا ایلیاہ تو ایک نبی تھا۔ دوسرا ایلیاہ یعنی زکریاہ کا بیٹا بھی آبائی طور پر ایک مبشر تھا۔ مگر تیسرا ایلیاہ (مراد ڈوئی خود) نبی بھی ہے مبشر بھی اور بادشاہ بھی۔ ڈوئی اپنے آپ کو نہ صرف روحانی طور پر بلکہ حسب و نسب کے لحاظ سے بھی بادشاہ سمجھتا تھا۔ ڈوئی نے اپنے ایک وعظ میں جس سے اسکی کچھ ہتک بھی ہوئی۔ یہ اعلان کیا۔ کہ بزرگ ڈوئی (جان مرے) اس کا حقیقی باپ نہیں تھا۔ اور اس نے ڈوئی خود (جان الیگزنڈر) کی ماں سے اس کی پیدائش کے صرف دو ماہ قبل شادی کی تھی۔ ڈوئی کا اپنا خیال یہ ہے۔ کہ وہ درحقیقت ایک ڈیوک کا بیٹا ہے اور وہ کسی ڈیوک کی اپنی ماں سے کامن لا کی شادی کی داستان بھی سناتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ جب ڈیوک مرا۔ تو ڈوئی کی ماں حاملہ تھی۔ اور چونکہ یہ ڈر تھا۔ کہ پیدا ہونے والے بچے کو کوئی (جائز) ولدیت حاصل نہ ہوگی۔ اس لئے اس بے عزتی سے بچنے کے لئے اس نے بزرگ ڈوئی (جان مرے) سے شادی کر لی۔"

ڈوئی اور اس کی ماں اس بے عزتی کے داغ کو دھونے میں کہاں تک کامیاب ہوئے۔ اس کا فیصلہ اس نے مستقبل کی تاریخ پر نہ چھوڑا۔ بلکہ اپنے ہاتھوں اپنا گند اچھال کر اس داغ کو ہمیشہ کے لئے نمایاں کر دیا۔

الغرض اس شکست فاش اور بے آبروئی کے ساتھ مسٹر ڈوئی باحسرت ویاس اپنے پرائیویٹ ڈبے میں صیحون کو واپس ہوا۔ ذلت اور ناکامی کا یہ پہلا دھکا ہی بہت زبردست دھکا تھا۔ مگر اس بدبخت انسان نے بھی خدائے قہار کے غضب کے ساتھ ٹکر لی تھی۔ اس لئے یہ آخری دھکا نہ تھا۔ بلکہ اس کے بعد ذلت ناک اور دکھ دہ انجام کا خوفناک اور بھیانک آغاز تھا۔

اسلام کی ترقی کا راستہ

(۱) " ہر مومن مخلص کو چاہیئے۔ کہ یقیمون الصلوٰۃ پر عمل کرے۔ اور خدا سے دعا کرے تا وہ تبلیغ اسلام کے لئے آسانیاں میسر فرمائے۔ اور اسلام کے قیام کے سامان پیدا کرے۔ یہ دعائیں انہی لوگوں کی قبول ہوں گی۔ جو اقامت الصلوٰۃ کرنے والے ہوں گے۔ جو لوگ نمازیں باقاعدہ اور بلا سخت معذوری کے باجماعت ادا نہیں کرتے۔ ان کی دعا کم سنی جاتی ہے۔"

(۲) " اسی طرح یہ دعا انہی کی سنی جائیگی۔ جو اخلاص سے اسلام کے لئے مالی قربانیاں کرنے والے ہوں گے۔"

(۳) " جماعت احمدیہ بے شک چندے دیتی ہے۔ لیکن صحابہؓ والا انفاق اور تھا۔ وہ تو کوشش کرکے اپنے اوپر غربت لاتے تھے۔ جب تک اس طرح انفاق نہ ہو۔ ترقی ممکن نہیں ہوا کرتی۔ اس وجہ سے پہلی آیت میں جہاں خرچ کا حکم دیا ہے۔ وہاں سِرًّا کو پہلے رکھا ہے۔ یہ بتانے کے لئے کہ اصل انفاق وہ ہے۔ جو طبعی ہو۔ اور اس میں کسی شہرت وغیرہ کا خیال نہ ہو۔"

(۴) " جو انفاق طبعی ہوگا۔ ظاہر ہے کہ اس کے لئے طبیعت کو ابھارنا نہیں پڑے گا۔ بلکہ اس کے ظہور کو بعض دفعہ روکنے کی ضرورت پڑے گی۔ پس وہی انفاق اس آیت کے ماتحت ہے۔ جو طبعی ہو۔ اور خدا کے راستے میں خرچ کرنے کے لئے کہنے کی نہ ضرورت ہو۔"

(۵) " جب جماعت احمدیہ میں یہ مادہ پیدا ہو جائیگا۔ اور انہیں اپنے اوپر خرچ کرنے کے لئے تو نفس پر بوجھ ڈالنا پڑے گا۔ اور دین کی راہ میں خرچ کرنا طبعی تقاضا نظر آئے گا۔ تب ان کے لئے ترقیات کے راستے کھلیں گے۔"

(تفسیر کبیر صفحہ ۴۸۱ و ۴۸۲)

(۶) احمدیہ جماعت کے ہر فرد کو اس کا مصداق ہونا ضروری ہے۔ اور ہر مومن کو کوشش اور محنت کرکے اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ تا اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کی ترقیات کے راستے کھول دے۔ آمین اور وہ مخلص مومن جو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور سالہا سال سے لبیک کہتے آ رہے ہیں۔ وہ جلد از جلد اپنے وعدے بھجوا دیں۔ اور اپنے وعدوں کو جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

وزارت خزانہ کی طرف سے کفایت شعاری کی مہم جاری ہو گی

کراچی ۸ر جنوری۔ ملک کی اقتصادی حالت کو متوازن کرنے کی غرض سے مرکزی حکومت کی وزارت خزانہ کی طرف سے سرکاری اخراجات میں بہت زیادہ کمی کرنے کے متعلق غور کیا جا رہا ہے

معلوم ہوا ہے کہ کفایت شعاری کے پروگرام میں وسیع پیمانے پر سول اور دیگر شعبوں میں سرکاری اخراجات کو گھٹایا جائے گا ——— یہ اقدام دنیا بھر میں تجارتی کساد بازاری کے باعث ضروری ہو گیا ہے۔ کیونکہ دنیا کے دیگر ملکوں کی طرح پاکستان میں بھی سرکاری آمدنی کم ہو گئی ہے۔ جس کے باعث آمدنی اور خرچ برابر نہیں رہا۔

کفایت شعاری کے لئے دیگر اقدامات کے علاوہ عملے میں تخفیف بھی کی جائیگی۔ اور غالباً ایسے عارضی کارکنوں کو برطرف کر دیا جائے گا۔ جن کی علیحدگی سے انتظامیہ کی اہلیت اور کام پر برا اثر پڑنے کا امکان نہیں ہے۔ (اسٹار)

جاپان یوگنڈا سے روئی خریدیگا

مانچسٹر ۸ جنوری۔ اطلاعات مظہر ہیں کہ تھوک خریداری کے معاہدوں کی امداد کے بغیر بھی یوگنڈا کی حکومت کو اپنی روئی فروخت کرنے میں زیادہ دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

اب تک تقریباً ۳۳۰۰۰ گانٹھوں میں سے ۴۸۰۰۰ گانٹھیں فروخت بھی ہو چکی ہیں۔

روئی اوٹنے کا کام مئی کے آخر تک جاری رہیگا اب تک یوگنڈا مختلف منڈیوں میں کامیابی سے اپنی روئی فروخت کرتا رہا ہے۔ اور عام طور پر بھارت اس کا بہت بڑا خریدار ہے۔ اس کے علاوہ برطانیہ جرمنی اور مشرق بعید بھی اسکے خریدار ہیں۔ ہانگ کانگ کے خریدار منڈی میں آچکے ہیں اور توقع ہے کہ جلد ہی وہ مزید روئی خرید ینگے۔ (اسٹار)

جڑی بوٹیوں سے سرطان کا علاج ہو سکتا ہے

کیپ ٹاؤن ۸ر جنوری۔ افریقی ماہرین جڑی بوٹی کی ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر ٹی سغاٹا کا دعوے ہے کہ افریقی جڑی بوٹیوں کے ذریعے سرطان اور پیشاب کے امراض کو درست کر سکتے ہیں۔

انہوں نے حکومت سے درخواست کی ہے کہ صدیوں پرانے اس طریقۂ علاج کا مطالعہ کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔ کیونکہ اس سے ایسے ایسے کام ہو سکتے ہیں۔ جو آج تک مغربی ڈاکٹروں اور سائنسدانوں کے لئے حیرت اور اچنبے کا باعث ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ جڑی بوٹیوں کے ذریعے باقاعدہ علاج کا انتظام کیا جائے تاکہ انہیں استعمال کرنیوالوں کی موت کے بعد یہ ختم ہی نہ ہو جائیں۔ (اسٹار)

—— قاہرہ ۸ر جنوری باوثوق ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ مصر مشرقی جرمنی کے ساتھ ایک تجارتی معاہدہ طے کرنے کی کوشش میں ہے۔ (اسٹار)

سندھ کے پرائمری اساتذہ کی تنخواہیں

حیدرآباد (سندھ) ۸ر جنوری۔ کل سندھ پرائمری ٹیچرز ایسوسی ایشن کے صدر نے حکومت پر زور دیا ہے کہ پرائمری اساتذہ کی تنخواہوں کی جس نئی شرح کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اس کا اعلان جلد کر دیا جائے اس کے اعلان میں تاخیر کے باعث مفلس پرائمری اساتذہ میں حوصلہ شکنی اور بے چینی پھیل رہی ہے۔ کیونکہ ضروریات زندگی کی گرانی ناقابل برداشت ہوتی جا رہی ہے

انہوں نے امید ظاہر کی کہ حکومت سندھ اس بے چینی کو زیادہ دیر جاری نہیں رہنے دیگی۔ اور جلد ہی نئی شرح کا اعلان کر دے گی۔ (اسٹار)

سوڈان میں مصری مشن کی سرگرمیاں

خرطوم ۸ر جنوری۔ حکومت سوڈان کو اس وفد کی سرگرمیوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ جو مصر کی جانب سے میجر صلاح کی قیادت میں جنوبی سوڈان کے مسائل کی تحقیقات کر رہا ہے۔ ان اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ جب میجر صلاح اور ان کی پارٹی ۵ جنوری کو جنوبی سوڈان میں واؤ کے مقام پر پہنچی تو پولیس کو مصریوں اور مقامی سوڈانیوں کے ایک اجلاس میں مداخلت کر کے اسے منتشر کرنا پڑا۔ پولیس کا بیان ہے۔ کہ مصریوں نے مقامی باشندوں سے بعض نامعلوم "دستاویزات" پر دستخط کرانے کی کوشش کی تھی۔ جس کے باعث مصریوں پر حملے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ (اسٹار)

برطانیہ نے سوڈان کے ساتھ ۱۹۵۳ء تک آزادی دینے کا کوئی وعدہ نہیں کیا تھا

لنڈن ۸ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانی سفیر سر رالف سٹیونسن جنرل نجیب سے دوبارہ ملاقات کر کے انہیں سوڈان کے متعلق برطانوی نظریات کا ایک تحریری خلاصہ پیش کریں گے۔ اس خلاصے میں نئی تجاویز تو پیش نہیں کی جائیں گی۔ البتہ تازہ حالات کی روشنی میں سوڈان کے متعلق برطانوی خیالات کی وضاحت دوبارہ کی جائے گی۔

امید کی جا رہی ہے کہ حکومت مصر کو خلاصہ موصول ہونے سے قبل سوڈان کے جنوبی علاقے میں میجر صلاح کے دورے کی رپورٹ بھی مل چکی ہو گی۔ اس رپورٹ سے وہ خلا پورا ہو جائے گا جس کے باعث سوڈان کی گفت و شنید میں تاخیر ناگزیر ہو گئی تھی۔

قاہرہ میں "ٹائمز" کے نامہ نگار کی طرف سے سوڈانی مذاکرات کے متعلق کل جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ لیکن نامہ نگار کی اس اطلاع کی تردید کی گئی ہے کہ حکومت برطانیہ سوڈان کو ۱۹۵۲ء میں خود مختاری اور اس کے جلد بعد ہی مکمل آزادی دینے پر آمادہ تھی۔ ۱۹۵۳ء تک مکمل آزادی کا کوئی وعدہ یا گارنٹی حکومت برطانیہ نے نہیں دی تھی۔ (اسٹار)

مصر میں افواہوں کے خلاف مہم

لنڈن ۸ر جنوری۔ جنرل نجیب کی حکومت مصر میں غداروں اور وطن دشمنوں کے خلاف جنگ کر رہی ہے اب عام مصری کے لئے یہ ممکن ہو گیا ہے کہ اگر وہ کسی افواہیں پھیلانے والے سے ملے تو ۲۰۴۹ نمبر پر ٹیلی فون کر کے اسے گرفتار کرا دے۔ ایک اور طریقہ یہ ہے کہ ریڈیو پر خبروں کے علاوہ ایسے باور نہ کیجئے۔ نامی ایک پروگرام بھی نشر کیا جاتا ہے۔ ان نشریات میں افواہوں اور رجعت پسند عناصر کی غلط اطلاعات کا ازالہ کیا جاتا ہے۔

نشریات میں مصریوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ تمام افواہوں کے متعلق حکومت کو خط لکھ کر اس مہم کی امداد کریں۔ ایسے خطوط پر ٹکٹیں لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ (اسٹار)

پاکستان کا دستور اساسی اور برطانوی اخبارات

لنڈن ۸ر جنوری پاکستان کے دستور اساسی کی نوعیت کے متعلق کراچی سے یہاں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں اس کے متعلق یہاں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ پاکستان اپنی مرضی کے مطابق اپنا دستور مرتب کرنے کا حق رکھتا ہے۔ کل کے اخبارات میں جمہوریت کے متعلق خواجہ ناظم الدین کے نظریات کو خاص طور پر اہمیت دی گئی۔ پاکستان کی مجلس قانون ساز کے آئندہ اجلاس میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پاکستان کے دوستانہ رویے میں کوئی فرق نہیں پڑیگا (اسٹار)

لنڈن ۸ر جنوری۔ برطانیہ کو زیادہ مال برآمد کرنے کی کوشش کیلئے ترکی کا ایک تجارتی وفد اسی ماہ لنڈن آنیوالا ہے۔

ترک بیڑہ مونٹ بیٹن کے ماتحت کام کریگا

استنبول ۸ جنوری۔ ارل مونٹ بیٹن جنہیں بحیاتی شمالی اوقیانوس کی تنظیم میں بحیرہ روم کی کمانڈ کا حاکم اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے ان کی فوجوں میں اب مزید اضافہ ہونے والا ہے ۔ ترکی کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ بحیرہ مارمورا میں ترکی کی جو بحری فوجیں متعین ہیں وہ بھی ارل مونٹ بیٹن کے ماتحت دیدی جائیں گی۔ ان میں بحیرہ اسود اور ڈسٹرینٹس کی فوجیں بھی شامل ہیں۔ (اسٹار)

انڈونیشیاء کا تجارتی وفد مصر جائیگا

قاہرہ ۸ر جنوری۔ مصر و انڈونیشیا کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ طے کرنے کی غرض سے انڈونیشیا کا ایک تجارتی وفد عنقریب یہاں آنے والا ہے۔ عراق۔ پاکستان اور انڈونیشیا نے تیل۔ چائے اور دیگر سامان کے عوض سوت کی بہت بڑی مقدار کے مبادلے کی پیشکش کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مصر نے یہ پیشکش قبول کر لی ہے۔ (اسٹار)

کینیا کیلئے برطانوی چھاتہ بردار فوج

لنڈن ۸ر جنوری۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں برطانوی کمانڈر انچیف کے دورہ کینیا کا غالباً یہ نتیجہ برآمد ہوگا کہ ماؤ ماؤ کو کچلنے کی جنگی کوشش کے لئے کینیا میں مزید فوجی کمک بھیجی جائے۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ اگر دہشت انگیزی کے حالات زیادہ بگڑ گئے تو مشرق وسطیٰ کی برطانوی کمان سے چھاتہ بردار فوجوں کو کینیا میں بھیجا جائے گا۔

ایک اور افواہ یہ ہے کہ کمانڈر انچیف کی آمد کا تعلق مشرقی افریقہ میں فوجی تربیت کے علاقے مقرر کرنے سے بھی ہے۔ (اسٹار)

~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~